افکار و آراء

حضرت مولانا عبیداللہ سندھی نے جب حضرت شیخ الہند کے حکم کے مطابق کابل جانے کا قصد کیا تو سوائے ان چند خاص الخاص رفیقوں کے جو آپ کے یار غار تھے کسی کو یہ علم نہ تھا کہ مولانا ہجرت کر کے اپنے وطن عزیز کو خیرباد کہنے والے ہیں۔ اگر مدرسہ کے عام مدرسوں اور طلباء کو اس بات کا علم ہو جاتا تو نہایت شاندار نمونہ میں آپ کو الوداعی دعوت دیتے مگر جانے سے چند روز قبل خود آپ نے مدرسہ کے طلبا اور اساتذہ کو ایک پر تکلف دعوت دی۔

اس دعوت کے لئے جو جگہ تجویز فرمائی وہ جگہ اس وقت ایک عمدہ تفریح گاہ تصور کی جاتی تھی۔ مدرسہ دارالرشاد اور گوٹھ پیر جھنڈو کے مغربی سمت قریباً ایک فرلانگ دور ایک نہر تھی جس کا نام "مارکھو واہ" تھا اس نہر کے کنارے پیپل کے بہت بڑے درخت تھے ان کا ٹھنڈا سایہ اور چھوٹی نالی میں بہتا ہوا پانی ایک دلکش اور پُرلطف نظارا تھا۔ وہاں مدرسہ کے تمام اساتذہ اور طلبا جمع ہوئے۔ سندھ کی مشہور اور لذیذ ترین "پلا مچھلی" اور آم کافی مقدار میں منگائے گئے اور وہیں کھانا پکانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانا تیار ہونے تک اکثر طلبا نہر میں غسل کرنے اور دیگر تفریحوں میں مشغول تھے۔ جب کھانا تیار ہوا تو سب نے مل کر خوب اچھی طرح پیٹ بھر کر کھایا اس طرح شام کے تین چار بجے یہ پر تکلف دعوت ختم ہوئی۔

اس دعوت کو ہم آخری دعوت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس دعوت کے بعد جلد ہی حضرت مولانا نہ صرف مدرسہ دارالارشاد کو بلکہ سندھ اور ہند کو آخری سلام کہکر نہایت خاموشی کی حالت میں ہجرت کر کے سرزمین افغانستان میں جا پہنچے۔ وہ دعوت آج تک یاد ہے۔ اس کے بعد اس مختصر زندگی میں بے حساب دعوتیں دیکھیں۔ مگر وہ لطف کبھی حاصل نہ ہوا۔ کیونکہ اس دعوت میں اخلاص اور محبت کا جذبہ کارفرما تھا۔ اس ہجرت سے پہلے جب حضرت مولانا سندھی۔ مدرسہ

دارالارشاد کے صدر مدرس اور مہتمم تھے اس وقت حضرت مولانا کے تلامذہ میں چند ایسے طلبا بھی تھے جو بعد میں بڑے جید عالم ہوگئے اور عوام کو فیض پہنچاتے رہے بعض ظاہری اور باطنی علوم دینیہ کی ترویج اور تبلیغ میں مشغول رہے اور بعض طبیب بن کر خلق خدا کی خدمت کرتے رہے۔ ان میں سے چند شخصیتیں قابل ذکر یہ ہیں۔

۱۔ حضرت الحاج مولانا حکیم پیر ضیاءالدین شاہ صاحب العلم خامس[ل] ۔ (۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج احمد علی لاہوری (۳) مولوی حکیم ولی محمد قادری کراچی[۲] (۴) حکیم مولوی محمد معاذ نواب شاہ (۵) مولوی محمد عثمان پارچہ فروش مرحوم (نواب شاہ) (۶) مولوی حافظ محمد اکرم صاحب ہالائی مرحوم (۷) مولوی حکیم عبدالقادر لغاری (۸) سید محمد علی شاہ (جو بعد میں دکن حیدرآباد کے محکمۂ اوقاف کے ناظم ہوگئے تھے۔ (۹) مولوی محمد علی[۳] جو کابل میں آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ (۱۰) پیر محمد امام شاہ خلف الحاج حضرت مولانا پیر رشداللہ شاہ صاحب العلم رابع مرحوم (۱۱) مولوی محمد اکرم ہالائی مرحوم یہ حضرت مولانا کا فیض تھا کہ ان میں اکثر طلبار بڑے عالم اور عامل بن گئے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق قومی اور دینی خدمت زندگی کے آخری دم تک کرتے رہے۔

یہ صرف چند خاص الخاص (سندھی طلبار) کا ذکر ہے، ویسے حضرت مولانا عبیداللہ سندھی سے دینی علم اور روحانی فیض حاصل کرنے والے طلبار کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے ریاست بیلہ۔ اپر سندھ۔ پنجاب۔ صوبہ سرحد بلوچستان تمام علاقوں میں آپ کے شاگرد موجود ہیں۔ اور ہجرت کے ۲۵ سال بعد واپس ہندوستان میں آنے کے بعد جو آپ نے دینی اور سیاسی بیداری پیدا کی وہ اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں ہے خدا حضرت مولانا کو خلد بریں میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

احقرالعباد۔ حکیم محمد یعقوب قادری

ل موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا پیر میاں دھب اللہ شاہ صاحب العلم سادس کے والد مرحوم۔

۲ راقم الحروف کے حقیقی بھائی

۳ مولوی محمد علی حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے حقیقی بھائی تھے جن کا انتقال افغانستان میں ہوگیا۔